اسماعیل

واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی رسالہ

سہ ماہی | شمارہ نمبر ۱۶ | اکتوبر - دسمبر ۲۰۱۹ء

يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔ يَأْتِيْكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔

ہر ایک دور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ اور ہر ایک دُور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے۔
تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے شعبہ وقفِ نو مرکزیہ (یوکے) کی ویب سائٹ کا اجرا

نیشنل سیکرٹریان وقفِ نو کا پہلا بین الاقوامی ریفریشر کورس اور امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے کی سالانہ تقریب میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

اور ان کا جو رسالہ ہے۔ لڑکوں کا 'اسماعیل' اور لڑکیوں کا 'مریم' ان کے میگزین کے شمارے بھی اس میں دیکھ سکتے ہیں۔

پھر واقفین نو کو اس پہ کیریئر پلاننگ کی رہنمائی بھی مل سکتی ہے۔

پھر ویب سائٹ پر تجدیدِ وقف اور شعبہ وقفِ نو کے ساتھ اپنے رابطے کو قائم رکھنے اور اَپ ٹو ڈیٹ کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

پھر واقفین نو کو جماعت کی ضروریات کے حوالے سے معلومات بھی مل سکتی ہیں اور یہ کہ وہ کس طرح کی تعلیم حاصل کریں تا کہ جماعت کی احسن رنگ میں خدمت کر سکیں۔

پھر سیکرٹریان وقف نَو اور انتظامیہ کی رہنمائی کے لئے معلومات اور رپورٹ فارم بھی اس پہ موجود ہوں گے۔

پھر واقفین نَو کے بعض سوالات جو مختلف وقتوں میں انہوں نے میری کلاسوں وغیرہ میں کئے ہیں ان کے ویڈیو کلپس بھی موجود ہیں۔

پھر تحریک وقفِ نو کا تعارف اور شعبہ وقف نو کے ساتھ مستقل رابطہ میں رہنے کے لئے معلومات بھی موجود ہیں۔

پھر مختلف ممالک میں وقف نَو کے حوالے سے ہونے والے پروگراموں کی رپورٹ اور تصویری جھلکیاں بھی اس میں دستیاب ہوں گی۔

بہرحال یہ ویب سائٹ آج سے شروع ہو گی انشاء اللہ۔ اور جو واقفینِ نو ہیں اور جو واقفینِ نو کے والدین ہیں وہ ضرور اس سے استفادہ کریں۔"(الفضل انٹرنیشنل 24/ دسمبر 2019ء صفحہ 5 تا 09)

www.waqfenauintl.org

☆...☆...☆

www.waqfenauintl.org

Waqf-e-Nau Central Department

22 Deer Park Road
London SW19 3TL, UK
Tel: +44 (0)20 8544 7633
Fax: +44 (0)20 8544 7643
email: editorurdu@ismaelmagazine.org

فہرست مندرجات

اداریہ

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز پھیل رہی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی پھیلتی رہے گی۔ ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کی اکثریت اس بات کو ماننے پر مجبور ہو گی کہ حقیقی اسلام یہی جماعت ہے۔ اس کے آثار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔ قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا غلبہ برّاعظموں یا خطّوں پر نہیں ہو گا بلکہ ادیان پر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا۔ ترجمہ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ تمام دینوں پر اس کو غالب کر دے اور اللہ ہی کافی گواہ ہے۔

چنانچہ ہم واقفین نو پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم بلا تفریق مذہب و ملت اسلام کی اعلیٰ ترین تعلیمات کو عملی جامہ پہنا کر سب پر ظاہر کریں۔ ہم دنیا کے مختلف شعبوں میں جس سے انسانیت کی خدمت ہو سکتی ہے اُنہیں اختیار کریں۔ وہ کون سے شعبے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے ہمیں صرف خلیفۂ وقت کی باتوں اور ہدایات کو سُننے کی ضرورت ہے اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی ضرورت ہے۔

دو سال قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی ڈاکٹرز اور خاص طور پر واقفین نو ڈاکٹرز کو تلقین کی تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کریں تا کہ ہمارے ہسپتالوں میں جو ڈاکٹرز کی کمی ہے وہ پوری ہو سکتے۔ امسال پھر حضور انور نے اس کی طرف توجہ دلائی اور افسوس کا اظہار فرمایا کہ ابھی تک اس میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب اس شمارہ کی زینت ہے۔

جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ ہمارے کاموں میں بھی وسعت آئے گی۔ ان کاموں کی انجام دہی کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ واقفین کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر ہم وقف نو ہو کر بھی اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش نہیں کرتے تو ہمارے وقف کا کوئی فائدہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے وقف کو حقیقی رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قال اللہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۔ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۔ وَ ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۔ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۔ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۔ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۔ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ۔ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ۔

(سورۃالتین:1تا9)

ترجمہ از تفسیر صغیر: (مَیں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔ مَیں انجیر کو اور زیتون کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور اسی طرح سینین کے پہاڑ کو۔ اور اس امن والے شہر (مکّہ) کو بھی۔ (یہ ساری شہادتیں ثابت کرتی ہیں کہ) یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے (بھی) بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا۔ باستثنا ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے سو اُن کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہو گا۔ پس اس (حقیقت کے کھل جانے کے بعد کونسی چیز تجھ کو جزا سزا کے معاملے میں جھٹلاتی ہے۔ کیا (اب بھی کوئی خیال کر سکتا ہے کہ) اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں؟

آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر:۲۲)

تفسیرِ کبیر

مُصَنِّفَہٗ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود

رضی اللہ عنہ

جلد نہم

سورتہائے الشمس، اللیل، الضحٰی، الم نشرح، التین، العلق، القدر

البینہ، الزلزال، العادیات، القارعہ، التکاثر، العصر، الھمزۃ

نظارت نشر واشاعت قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تقویم کے معنے تعدیل کے ہیں یعنی کسی چیز کو صحیح القویٰ بنانا اور ہر قسم کی کجی اور خرابی سے اُس کو محفوظ رکھنا۔ پس اَحْسَنِ تَقْوِیْم کے معنے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ اور نقص سے پاک اور بے عیب بنانا۔ یہ الفاظ انسان کے لئے بطور حال استعمال ہوئے ہیں۔ یعنی حَالَ کَوْنِهٖ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْم یعنی انسان کو ایسا بنایا ہے کہ تعدیل و اصلاح کرنے میں بے نظیر ہے۔ یہاں مفسرین کو دقّت پیش آئی ہے کہ اعتدال اور تقویم پیدا کرنے والا تو خدا تعالیٰ ہے انسان کس طرح ہو سکتا ہے؟ ...میرے نزدیک اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے انسان کو اِس حالت میں پیدا کیا ہے کہ وہ اعلیٰ تقویم کرتا ہے یعنی دوسرے انسانوں اور دوسری مادی اشیاء کی تعلیم و تربیت اور تقدیر اور تصویر اور تخلیق نہایت اعلیٰ درجہ کی کرتا ہے گویا خدا نے انسان کو نہایت اعلیٰ درجہ کا روحانی اور جسمانی معلم بنایا ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا روحانی اور جسمانی خالق بنایا ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا روحانی اور جسمانی مربی بنایا ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا روحانی اور جسمانی صنّاع بنایا ہے اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن میں دوسری مخلوق پر اُسے بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ یہ معنے ایسے ہیں جن سے قطعاً کوئی شرک لازم نہیں آتا۔ جب یہ ایک حقیقت ہے جسے سب تسلیم کرتے ہیں کہ انسان بصیر بھی ہے، سمیع بھی ہے، رؤوف بھی ہے، رحیم بھی ہے تو احسن تقویم کی صفت بھی اس میں ہو سکتی ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ ہم نے احسن تقویم کی صفت بھی انسان کو بخشی ہے اور اُسے روحانی اور جسمانی خالق بنایا ہے کہ اُس کی تربیت سے کامل انسان پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں وہ صنعت و حرفت کے بڑے بڑے کمالات دکھاتا ہے۔ چنانچہ دنیا کے چار دَور اِس کے مصدّق ہیں۔ اگر تم اِن چاروں دَوروں کو دیکھو تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے تربیت اور تعلیم اور تعدیل کی بہت بڑی قوّت بخشی ہے۔ آدمؑ آئے اور انہوں نے وہ اصلاح کی کہ سینکڑوں سال تک چلتی چلی گئی۔ نوحؑ آئے اور وہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی پاکباز جماعت قائم کر کے دنیا پر اپنی اصلاح کے اَن مِٹ نقوش قائم کر گئے۔ موسیٰؑ آئے انہوں نے تعدیل القویٰ کیا اور ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت قائم کی کہ خدا کا جلال اور اُس کا جمال اُس جماعت کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہو گیا۔ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں ان کے ذریعہ بھی انسان کی یہ صفت ایک دن ظاہر ہو گی اور اِس طرح دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم کی قوت دے کر بھیجا ہے۔ آدمؑ احسن تقویم کا ثبوت ہے۔ نوحؑ احسن تقویم کا ثبوت ہے۔ موسیٰؑ احسن تقویم کا ثبوت ہے۔ اِسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن تقویم کا ثبوت ہیں۔ تم دیکھو گے کہ اِن کی تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں انسان کیسی کیسی قوتیں ظاہر کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 176 تا 177)

☆...☆...☆

قال الرسول ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقة و الرحمة علی الخلق صفحہ 425)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَھْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرحمة)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

☆...☆...☆

کلام الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام

خَلق اور خُلق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے **کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ** (بنی اسرائیل:85) بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں، تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خُلق کا رنگ اچھا ہے تو دُوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

خُلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفّت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا، لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علمِ فراست میں بہت دخل تھا اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے، تو اوّل اس کا حُلیہ بیان کرو۔ اس حُلیہ کے ذریعے وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابلِ ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا؛ ورنہ ردّ کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سُن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے بالکل درست ہے۔ مگر مَیں نے قوّتِ مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔ پس خُلق ایسی شئے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی تو یہ ظلم تھا۔ لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے، تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکوگے۔ عمل اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص مُمسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھ لے گا اور اس کی عادت امساک کی دُور ہو جاوے گی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 100۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

وقف نو کی تربیت اور سیکرٹریان وقف نو کے فرائض

وقفِ نَو مرکزیہ یوکے کے زیر اہتمام سیکرٹریان وقف نو کے پہلے بین الاقوامی ریفریشر کورس میں

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زرّیں نصائح پر مشتمل

انگریزی خطاب کا اردو ترجمہ

فرمودہ 07؍دسمبر 2019ء بمقام مسرور ہال، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

(ترجمہ: فرخ راحیل)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس ویک اینڈ (weekend) سیکرٹریان وقفِ نَو کے لئے پہلا بین الاقوامی ریفریشر کورس منعقد ہو رہا ہے۔ مجھے اعتماد ہے کہ ہر شامل ہونے والے نے ایک دوسرے کے تجربات سے اور وقف نَو مرکزیہ کی ٹیم کی طرف سے پیش کی جانے والی پریزنٹیشنز سے بھی فائدہ اٹھایا ہو گا جن میں انہوں نے وفود اور نمائندگان کی اُن ہدایات سے رہنمائی کی ہو گی جو مَیں نے گزشتہ چند سالوں میں شعبہ وقف نو کو دی ہیں۔

بہر حال آج میں اس موقع پر کچھ اہم نکات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کس جذبہ کے ساتھ آپ کو سیکرٹری وقف نَو کی حیثیت سے اپنے

اپنے ملکوں میں اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔

سب سے پہلے میں تحریک وقفِ نَو کی عظیم اہمیت کے حوالہ سے آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وقف نو ایک بابرکت تحریک ہے جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی۔ آپؒ نے اس کی بنیاد مستقبل میں جماعت کی دنیا بھر میں وسعت اور اس کی خوشحالی کے پیش نظر رکھی تھی۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ پیدائش سے ہی زیادہ سے زیادہ واقفین یا واقفین زندگی کو اس غرض کے لئے تربیت دی جائے کہ وہ آئندہ جماعت کی ضروریات کو مختلف شعبہ جات میں مثلاً تربیتی، تعلیمی اور صحت کے میدان میں پورا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے تحریک وقف نو کا اجرا ہوا ہے کئی ہزاروں احمدی والدین نے انتہائی اخلاص کے ساتھ اپنے بچوں کو اسلام کی خدمت کے لئے پیدائش سے پہلے ہی وقف کر دیا۔ خاص طور پر بے شمار احمدی ماؤں نے جو قربانی کی روح ظاہر کی ہے وہ غیر معمولی ہے۔

اپنے اپنے ملک میں سیکرٹری وقف نَو کی حیثیت سے آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اُن بچون کی اخلاقی، روحانی اور تعلیمی تربیت کا بندوبست کریں جو اس تحریک میں پیدا ہوئے ہیں۔ اُن کی پرورش کے ہر مرحلہ پر آپ کو لازماً اُن کی رہنمائی کرنی ہو گی کیونکہ انہوں نے ہی آئندہ سالوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے بنیادی کردار ادا کرنا ہے۔

تحریک وقف نَو کے اجرا سے ہی ہم نے کئی ممالک میں جامعات کا آغاز کیا ہے۔ اس طرح مربیان کی ایک خاصی تعداد تیار ہو رہی ہے جن میں سے اکثر واقف نو ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم کے پرچار اور افراد جماعت کی اخلاقی تربیت کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو یقیناً ہم اساتذہ کی تربیت کے لئے بھی ایک ادارہ کھولتے، میڈیکل کالج کھولتے، ایسا ہسپتال کھولتے جس میں میڈیکل سٹاف کی تربیت ہوتی ہے لیکن اس مرحلہ پر ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم ایسے منصوبوں کے لئے قدم اٹھائیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کم از کم ہم نئے جامعات کا اجرا کرنے کے قابل ہوئے جن کے ذریعہ سے مربیان کی جو ہماری فوری ضرورت تھی وہ کسی حد تک پوری ہو رہی ہے۔

اس کے باوجود دوسرے شعبوں اور میدانوں میں ابھی بہت ضرورت باقی ہے۔ خاص طور پر ہمیں ایسے واقفین نَو کی ضرورت ہے جو طبّ (ڈاکٹری) اور تعلیم کے شعبوں میں جائیں تاکہ وہ جماعتی ہسپتالوں اور سکولوں میں ہماری ضروریات کو پورا کر سکیں۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے ملکوں میں واقفین نو کو تلقین کرنی چاہئے کہ وہ ایسی فیلڈز میں جائیں جن کا فائدہ جماعت کو زیادہ سے زیادہ ہو۔

اس کے علاوہ آپ سب کو اس خاص اہمیت کو پہچاننا چاہئے کہ آپ نے ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی ہے۔ اگر آپ اُس کے فضل اور رحم سے محروم ہیں تو آپ کی تمام کوششیں ناکام ہوں گی۔ پس سب سے پہلے ہر سیکرٹری وقف نَو کو خواہ وہ لوکل، ریجنل یا نیشنل سطح پر خدمت کی توفیق پا رہا ہے اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کے بارہ میں سوچنا چاہئے۔ انہیں سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے کہ کیا وہ خود اُس معیار پر قائم ہیں یا اس معیار کو پورا کر رہے ہیں جسے حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ ممبران وقف نو کی تربیت جو اُن کا فرض ہے کو ادا کر سکیں؟ کیا آپ جو وقف نو کی اخلاقی ترقی کے ذمہ دار ہیں مسلسل اپنی روحانی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق پنجوقتہ نماز ادا کر رہے ہیں؟ کیا آپ باقاعدگی سے نوافل ادا کر رہے ہیں؟ کیا آپ کامل تذلل کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اُس کے حضور جُھک

رہے ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا دعاؤں کے بغیر کچھ بھی نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس کے بر عکس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دعاؤں کے ذریعہ سے کسی چیز کو پورا کرنے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یقیناً ہماری جماعت میں ترقی کی بنیاد مخلصانہ دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر منحصر ہے۔ اس کے مطابق اگر آپ تہِ دل سے کی گئی دعاؤں کو محنت اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی دلی خواہش کے ساتھ جمع کریں گے تو اس کے نتائج بہترین ہوں گے۔ اس طرح واقفین نو کی ایک بہت بڑی تعداد اخلاقی، روحانی اور تعلیمی ترقی میں سبقت لے جارہی ہو گی اور وہ جماعت کے لئے بہت بڑی خدمات بجالا رہی ہو گی۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ ممبران وقف نو اخلاق اور روحانیت میں چوٹی کے وقفِ نو میں شمار ہوں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود بطور سیکرٹری وقفِ نَو اللہ تعالیٰ سے ایک پختہ اور گہرا تعلق پیدا کریں اور اعلیٰ ترین اخلاقی معیاروں اور بہترین طرزِ عمل کے ذریعہ ہر آن ایک مثال قائم کریں۔ لوکل سطح ہو یا نیشنل سطح، ہر سیکرٹری وقف نو کو اس حقیقت کو پہچاننا چاہئے کہ انہیں ایک عظیم اعتماد کے مقام کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ دوسرے افرادِ جماعت نے سیکرٹریان وقف نو کو صاحب ہُنر اور اچھے اخلاق کے حامل سمجھا ہے تا کہ وہ اِن جوانوں کی تربیت اور رہنمائی کر سکیں جن کے والدین نے اُن کی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی ہیں۔ نیشنل سیکرٹریان وقف نو کو خاص طور پر اس حقیقت پر توجہ دینی چاہئے کہ مقامی جماعت کی سفارش سے اُن کی منظوری براہ راست خلیفۃ المسیح نے دی ہے۔ انہیں اس بات کی قدر کرنی چاہئے کہ خلیفۂ وقت نے اس امید اور توقع کے ساتھ اُن کی منظوری دی ہے کہ وہ عاجزی اور وقف کی روح کے ساتھ خدمت بجالائیں گے اور ہر وقت اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار ظاہر کریں گے اور ایمانداری کے ساتھ ان اقدار کو اپنے ملک کے واقفین نو میں راسخ کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس جو اعتماد آپ پر کیا گیا ہے اس کی ذمہ داری آپ صرف اس صورت میں ادا کر سکتے ہیں اگر آپ اسلامی اقدار پر اپنے وجود کے ہر پہلو سے عمل پیرا ہوں گے۔ جو ذمہ داری آپ پر عائد کی گئی ہے اسے کبھی ہلکا یا حقیر نہ سمجھیں۔

جہاں تک آپ کی عملی کوششوں کا تعلق ہے آپ کو وقف نو کی رہنمائی کا کام سونپا گیا ہے۔ ایک تو آپ نے اُن کی دینی لحاظ سے پرورش میں اُن کی رہنمائی کرنی ہے اور دوسرے اُن کی دنیوی تعلیم اور کیریئر کے انتخاب میں رہنمائی کرنی ہے۔ اس لئے آپ کو دلچسپ پروگرام بنانے چاہئیں جو مسلسل اُن کے اخلاق، اُن کی روحانیت اور اُن کی تعلیمی ترقی کے لئے کار آمد ثابت ہوں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نے واقفین کی تعلیم و تربیت اُن کے بچپن سے ہی کرنی ہے اور انہیں باور کرانا ہے کہ اُن کا وقف اُن سے کیا تقاضا کرتا ہے اور یہ کہ وقف کا مطلب کیا ہے۔ آپ نے اُن پر واضح کرنا ہے کہ ''وقف نو'' ایک ٹائٹل نہیں ہے بلکہ یہ ایک ذمہ داری اور فرض ہے۔ یہ ایک بابرکت بندھن اور پختہ عہد ہے۔ یہ زندگی بھر کے لئے ایک معاہدہ ہے، ایک قربانی ہے جو اپنے دین کی خاطر دی جاتی ہے جس میں اگر موازنہ کیا جائے تو تمام دنیاوی معاملات

اور دنیاوی رتبوں کی کوئی اہمیت نہیں جتنی اہمیت اپنے عہد وقف نو کو پورا کرنے کی ہے۔ صرف اگر آپ ان اقدار کو بچپن میں ہی اُن کے اندر راسخ کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تب ہی ممبران وقف نو وقف کی اہمیت کو اور اُس عہد کو سمجھیں گے جو ان کے والدین نے کیا ہے جس کی تجدید انہوں نے بلوغت کی عمر کو پہنچ کر کیا ہے۔

انہیں احساس ہو گا کہ تحریک وقف نو کا ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ اصل میں وقف زندگی ہیں اور وقف ایک بہت بڑے کام کی خاطر اپنی ذات میں ایک بہت بڑی قربانی چاہتا ہے اور اس قربانی کے بغیر اُن کا عہد کھوکھلا اور بے معنی ہو گا۔

میں ایک بار پھر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا اپنا نمونہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جب آپ واقفین نو کو یہ کہہ رہے ہوں گے کہ انہیں اپنے دین کی خاطر ہر قربانی دینی چاہئے تو آپ کو بھی اس پر عمل کرنا ہو گا۔ پس آپ سب کو بھی اپنے دین کی خاطر حقیقی طور پر قربانی دینی چاہئے۔

آپ کی پیشہ ورانہ اور نجی زندگی کے ساتھ ساتھ آپ کو باقاعدگی کے ساتھ جماعت کی خاطر وقت کی قربانی دینی چاہئے اور کبھی بھی دنیاوی خواہشات کی وجہ سے اپنی دینی ذمہ داریوں میں غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ آپ کو لازماً پنجوقتہ نماز بروقت ادا کرنی چاہئے۔ اس سے بڑھ کر آپ کو رات کے وقت بیدار ہو کر تہجد ادا کرنی چاہئے، خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے اور اپنی کمزوریوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ آپ کو لازماً دل کھول کر تمام واقفین نو کے لئے اور اس بابرکت تحریک کے کامیاب ہونے کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ صرف اسی جذبہ کے ساتھ اگر آپ کام کریں گے تب ہی آپ سیکرٹری وقفِ نو کے حقیقی مقصد کو ادا کر سکیں گے۔

اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اہم اور گہرے الفاظ پر غور کریں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب لوگ دنیاوی کاموں میں مصروف ہوں تو "اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اُس وقت بھی مدّ نظر رکھیں ...ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدّم کریں"۔

اگر ہمارے سیکرٹریان وقف نو اور ہمارے عہدیداران اس بنیادی بات کو سمجھ جائیں تو بلاشبہ دنیا کے تمام حِصّوں سے وقف نو کی ایک عظیم الشان روحانی فوج پروان چڑھے گی اور جماعت کی خدمت کے لئے تیار ہو گی۔ واقفین کی ایک کثیر تعداد پکّے عزم کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم مشن کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کرتے ہوئے آگے بڑھے گی۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور توحید کو قائم کرنے کی خاطر وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کرے گی۔ چنانچہ ان باتوں کو یقینی بنانے کے لئے آپ کو سیکرٹری وقف نو ہونے کی حیثیت سے واقفین نو کے اندر اپنے وقف، جماعت اور خلافت کے لئے کامل اخلاص کی روح پیدا کرنی ہو گی۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ وقف نو بچوں اور بچیوں پر یہ اعلیٰ ترین اخلاقی معیار اور اخلاص و وفا کے نمونے گھر کے ماحول میں اور جماعتی ماحول میں ظاہر کئے جائیں۔ اس لئے آپ وقف نو بچوں کے والدین کی بھی رہنمائی کریں کہ وہ بھی ہر حال میں وفا کے ساتھ جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مخلص رہیں۔

مزید برآں بطور سیکرٹری وقف نو آپ کو اللہ تعالیٰ سے لگاؤ کے حوالہ سے اپنے معیار کا بھی جائزہ لینا چاہئے اور اس کے ساتھ اپنے بندھن کو مزید مضبوط کرنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا اگر آپ اس مشن میں کامیاب ہیں تو ہم جنگیں یا لڑائی جھگڑے کے لئے نہیں بلکہ امن، ہم آہنگی اور اچھائی کو دنیا میں فروغ دینے کے لئے ایک نمایاں روحانی فوج کو پروان چڑھتے ہوئے دیکھیں گے۔

سیکرٹری وقف نو کے طور پر آپ کو وہ خطبہ جمعہ دوبارہ سننا چاہئے جو میں نے کینیڈا میں اکتوبر 2016ء میں حقیقی وقف نو کی خصوصیات کے بارہ میں دیا تھا۔ یہ خطبہ "The Essence of a Waqf-e-Nau" کے نام سے چھپ چکا ہے اور آپ کو یہاں دیا گیا ہے۔ پس اسے غور سے پڑھیں اور ان خصوصیات اور خوبیوں کو لکھیں جو ایک وقف نو کو دوسروں سے الگ کرتی ہیں اور انہیں سپیشل بناتی ہیں۔ پس دوسروں کی طرف نظریں اٹھانے سے قبل آپ اپنے آپ کو دیکھیں کہ کیا آپ خود سپیشل ہونے کے مطالبات پر پورا اتر رہے ہیں؟

الحمد للہ، واقفین نو کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ مختلف جامعات کے ذریعہ مربیان کی بڑی فوج تیار ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں صرف مربیان کی ضرورت نہیں ہے۔ جماعت ہر سال نئے منصوبوں اور تحریکات کا آغاز کر رہی ہے جن کے لئے مختلف شعبہ جات میں ماہرین کی ضرورت ہے اس لئے آپ کو لازماً وقف نو کو سمجھانے کی کوشش کرنی ہے کہ جماعت کے مفاد کی خاطر ان شعبہ جات میں تربیت اور qualifications حاصل کرنا کتنی اہمیت کا حامل ہے۔ اس حوالہ سے اگر عہد وقف نو کی اہمیت اور تحریک وقف نو کے حقیقی معیار کو بچپن سے ہی واقفین نو کے ذہن نشین کر دیا جائے تو وہ اس بات کو پہچانیں گے کہ خواہ کوئی بھی تربیت یا qualification وہ حاصل کریں سب جماعت کی خاطر ہے ناں کہ اُن کی اپنی ذات کے لئے۔ وہ جماعت کی ضروریات کو

پورا کرنے کے لئے اپنے قدم کو آگے بڑھائیں گے۔ وہ ہمارے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو کم کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ وہ افریقہ، پاکستان اور انڈیا میں ہمارے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کمی کو کم کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ مثلاً ہم اس وقت انڈونیشیا میں ہسپتال بنانے کے لئے ایک منصوبہ پر کام کر رہے ہیں اور ہمیں وہاں احمدی ڈاکٹروں اور میڈیکل کے ماہرین کی خدمات کی ضرورت ہو گی۔ اگر ڈاکٹر انڈونیشیا یا کسی قریبی ملک کا ہو گا تو بہتر ہے تاکہ کام کرنے کے لئے مقامی میڈیکل لائسنس کے حصول میں آسانی ہو۔ اسی طرح اگر امریکہ، کینیڈا یا لاطینی امریکہ سے تعلق رکھنے والے وقف نو ڈاکٹر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں تو ہمیں ترقی کرنے اور گوائٹے مالا میں ہمارے ہسپتال میں بہتری لانے میں مدد ملے گی۔ ہمیں افریقہ، یورپ اور پاکستان سے بھی اور دنیا کے دوسرے ملکوں سے بھی وقف نو ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تاکہ ہم خدمت انسانیت کی کوششوں کو آگے بڑھا سکیں۔ اس حوالہ سے آپ کو اپنے ملک کے لئے مقامی سیکرٹریان وقفِ نو کے ساتھ ایک تفصیلی منصوبہ بنانا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ نیشنل سیکرٹری وقف نو مسلسل مقامی سیکرٹری وقف نو کے ساتھ رابطہ میں رہے۔ مثال کے طور پر امریکہ اور کینیڈا دونوں بہت وسیع ملک ہیں اس لئے آپ کو مقامی جماعتوں میں سیکرٹریان وقف نو کی لازماً راہنمائی کرنی ہے اور یقینی بنانا ہے کہ وہ ہر وقت فعّال رہیں اور یہ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کی وسعت اور اہمیت کو سمجھیں۔ ہر مقامی سیکرٹری وقف نو کو ہماری روحانی فوج کو تیار کرنے کا کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ وقف نو کا ہر ممبر اپنے ریجن میں اپنے عہد کی اہمیت کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔

یقیناً ہر عہدیدار یا سیکرٹری صرف اُس وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ خود اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی پیروی کر رہا ہو گا کہ انہوں نے لازماً اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنے عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔

مزید بر آں بعض ممبران وقف نو کی دلچسپی یا رجحان ایسے مخصوص میدانوں میں ہے جن کی ضرورت فوری طور پر جماعت کو نہیں ہے۔ پھر بھی یہ ضروری ہے کہ ہم انہیں نظر انداز نہ کریں اور ان کی خدمت کو ضائع نہ ہونے دیں۔ چنانچہ ایسے واقفینِ نو جنہیں جماعت کی خدمت کے لئے فوری طور پر نہیں بلایا جاتا خواہ وہ وکلا ہوں، محقق ہوں، انجینئر ہوں یا کسی اور میدان سے تعلق رکھتے ہوں انہیں بھی ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ان کا دین ہمیشہ مقدم رہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی فرض نمازوں کی ادائیگی یا روزانہ قرآن کریم پر غور و فکر کرنے کی بجائے اپنے کیریئر پر ہی توجہ دے رہے ہوں۔ انہیں کبھی بھی اس خیالی جال میں نہیں پھنسنا چاہئے کہ انہیں اپنے دینی علم کو بڑھانے کی ضرورت نہیں یا اپنے پیشوں کی وجہ سے جماعتی ڈیوٹیوں یا تبلیغ کے لئے اپنا وقت دینے کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروفیسر عبد السلام صاحب سائنس کے میدان میں چوٹی کے ماہر تھے۔ پھر بھی وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کو نہیں بھولے۔ وہ ہمیشہ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے اور تہجد کے لئے جلد بیدار ہوتے تھے۔ انہوں نے بڑے انہماک کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور حکمت کے مختلف پہلوؤں کو اخذ کیا جو اُن کی روز مرّہ زندگی اور کام میں بطور راہنما تھے۔ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا بھی بہت علم تھا۔ پس جو بھی یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے دینی فرائض انجام نہیں دے سکتا کیونکہ اس کا پیشہ

اس قسم کا ہے تو وہ صرف اپنی سستی کو چھپانے کے لئے بہانہ کر رہا ہے۔

ایک اَور ہدایت جو میں نے حال میں ہی وقفِ نو کے حوالہ سے دی ہے اس کا بھی میں اعادہ کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے لئے ممکن نہیں کہ ہر ایک ممبر وقف نو کو کُل وقت کی خدمت کے لئے رکھا جائے۔ اس لئے جن کی مناسب حال تعلیم ہے یا جو صلاحیت رکھتے ہیں وہ public service اختیار کر سکتے ہیں مثلاً civilservice میں داخل ہو سکتے ہیں۔

اس دوران واقفین کو لازماً اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے اور اپنے دینی فرائض کو ادا کرنے میں گامزن رہنا چاہئے۔ جب وہ ایسا کریں گے تو ساتھ ساتھ وہ اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی برکتوں سے نوازا ہے کہ بعض ممالک میں وقف نو کی تعداد اتنی ہو چکی ہے کہ وہ اب جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کی ضروریات کی طرف بھی توجہ کر سکتے ہیں۔ الحمدللہ۔ اس طرح ہماری جماعت دنیا میں ایک عظیم مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ انشاء اللہ۔ اگر تمام واقفین نو خواہ وہ کُل اوقات کے لئے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں یا کہیں باہر کام کر رہے ہیں اپنا عہد پورا کریں تو یقیناً وہ اس دنیا میں ایک روحانی اور اخلاقی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ ایک ایسا انقلاب جس میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کیا جائے گا۔ ایک ایسا انقلاب جس میں دنیا کے لوگ اسلام کی روشن تعلیمات کو پہچاننے لگ جائیں گے۔ ایک ایسا انقلاب جس میں لوگ مذہب سے دُور ہونے کی بجائے جس طرح آج کل ہم دیکھ رہے ہیں اس کی طرف کھچے چلے جائیں گے۔ ایک ایسا انقلاب جس میں امن اور حفاظت اس دنیا میں یقینی ہو گی۔ ایک ایسا انقلاب جس میں پیار اور صلح کاری کے ماحول کو سب جماعتوں، رنگ و نسل اور مذاہب کے لوگوں میں فروغ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فرائض سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی مدد فرمائے کہ واقفین نو یقینی طور پر ترقی کریں تا کہ وہ جماعت کے اثاثے بنیں جو اپنے پاکیزہ عہد کو پورا کرنے والے ہوں جو اُن کے والدین نے ان کی پیدائش سے پہلے کیا تھا اور جس کی تجدید انہوں نے بعد میں خود کی۔

اللہ کرے کہ ہر وقف نو اور وہ جو ان کی تربیت کے ذمہ دار ہیں سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لئے اپنا غیر معمولی حصہ ڈالنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس حوالہ سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

خدا کی ہستی کے متعلق عقلی دلائل

(قسط نمبر12)
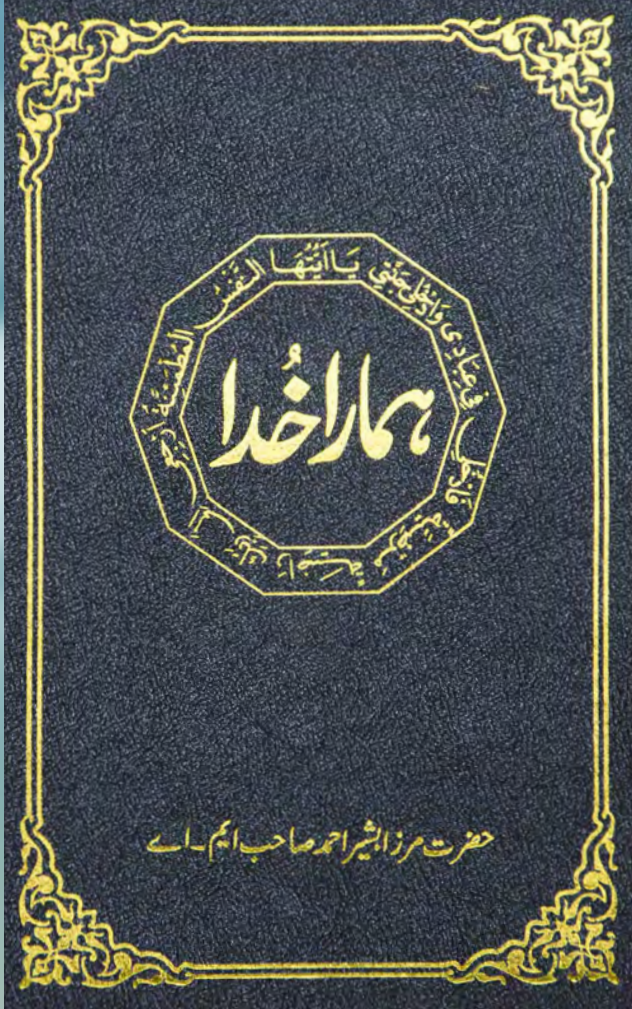
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے
14؍اگست 2016ء کو کینیڈا میں واقفین نو کی کلاس میں
ایک واقفِ نو سے دریافت فرمایا:
”ہمارا خدا“ جو کتاب ہے، آپ نے پڑھی ہے؟
حضور انور نے فرمایا: انگریزی میں اس کا نام
OurGod ہے۔ اسے ضرور پڑھو۔ ہر وقفِ نو کو یہ کتاب
پڑھنی چاہئے کیونکہ آجکل دہریت کا زور ہے۔

(الفضل انٹر نیشنل 9؍دسمبر 2016ء)

کائنات خلق اور نظام عالم کی دلیل (حصہ دوم)

قرآنِ شریف خلق و نظام عالم کے متعلق فرماتا ہے:

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (سورۃ ابراہیم۔ آیت 11)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَابِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا وَبَثَّ فِیْہَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔
(سورۃ البقرہ۔ آیت 165)

وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ (سورۃ الذّٰریٰت۔ آیت 22)

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَہُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰہَا وَزَیَّنّٰہَا وَمَا لَہَا مِنْ فُرُوْجٍ۔ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰہَا وَاَلْقَیْنَا فِیْہَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍۢ بَہِیْجٍ۔ تَبْصِرَۃً وَّذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ۔ (سورۃ قٓ۔ آیات 7تا9)

وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْہًا۔
(سورۃ الرّعد۔ آیت 16)

وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ۔ (سورۃ یٰسٓ۔ آیت 41)

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً۔ نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ۔ وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ۔ ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا۔ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔ (سورۃ النحل: آیات 70,69,67)

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖٓ۔ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا۔ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا۔ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْہَا حَبًّا۔ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا۔ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا۔ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا۔ وَّفَاکِہَۃً وَّاَبًّا۔ مَّتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ۔ (سورۃ عبس: آیات 25تا33)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ۔ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ۔ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ۔ (سورۃ الملک: آیات 2 تا 5)

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی۔ (سورۃ النّجم۔ آیت 43)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ۔ (سورۃ عبس: آیت 18)

یعنی کیا تم خدا کی ہستی کے متعلق شک کرتے ہو؟ وہ خدا جو زمین وآسمان کو نیست سے ہست میں لانے والا ہے۔

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں اور اُن جہازوں میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں اُٹھائے ہوئے سمندر کے اندر چلتے پھرتے ہیں اور اُس پانی میں جو خدا اوپر سے اُتارتا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ مردہ زمین کو زندہ کرتا اور جاندار چیزوں کو زمین میں پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے چلنے میں اور اُن بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخّر ہیں خدا کی طرف سے نشان ہیں اُن لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں۔

اور خود تمہارے اپنے نفسوں میں بھی خدائی نشان موجود ہیں مگر تم دیکھو بھی۔

کیا لوگ اس آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے جو ان کے سروں کے اُوپر ہے ہم نے اُسے کس طرح بنایا ہے اور پھر کس طرح اُسے مختلف اجرام سے مزیّن کیا ہے اور اُس میں کوئی رخنہ نہیں ہے اور پھر ہم نے کس طرح زمین کو (باوجود اُس کے گول ہونے کے) پھیلا رکھا ہے اور اُس میں پہاڑ کھڑے کئے ہیں اور اس میں ہر قسم کی بارونق چیزوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ یہ نظّارہ اس لئے ہے کہ تا غور کرنے والے بندوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ اپنے بھولے ہوئے خدا کو پھر یاد میں لے آئیں۔

اور پھر یہ بھی دیکھو کہ ہر چیز خواہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اطاعت کا سجدہ بجالا رہی ہے اور اس قانون سے باہر نہیں جاسکتی جو خدا نے اس کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

اور ہر چیز اپنے اپنے دائرہ میں الگ الگ چل رہی ہے اور دوسری چیزوں سے ٹکراتی نہیں۔

اور پھر دودھ دینے والے چوپائیوں پر نگاہ ڈالو کیونکہ اُن میں بھی تمہارے لئے ایک سبق ہے۔ دیکھو ہم کس طرح ان کے پیٹوں کے گوبر اور خون میں سے خالص دودھ تمہارے لئے الگ کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے لئے لذّت اور فائدہ کا موجب ہوتا ہے اور ہاں ذرا شہد کی مکھی کی طرف بھی دیکھنا۔ تمہارے ربّ نے اُسے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ پہاڑوں اور درختوں اور بیل دار پودوں کے اوپر اپنے مکان بنائے اور پھر پھلوں کا رس چوسے۔ اور مطیع ہو کر تمہارے ربّ کے راستوں پر چلے تاکہ اُس کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد برآمد ہو جس میں لوگوں کے لئے شفا رکھی گئی ہے۔ یقیناً غور کرنے والوں کے لئے اس میں بھی ایک نشان ہے۔

پھر اے انسان! اپنے روزمرہ کے کھانے کی طرف نگاہ کر اور دیکھ کہ ہم کس طرح تیری خاطر ایک قاعدہ کے ماتحت پانی کو اوپر سے گراتے ہیں اور پھر ایک ضابطہ سے سطح زمین کو پھاڑتے ہیں اور پھر اُس میں سے غلّہ اُگاتے ہیں اور انگور اور سبزی اور زیتون اور کھجوریں اور میووں سے لدے ہوئے باغات اور پھل اور چارہ پیدا کرتے ہیں تا وہ تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے سامانِ زندگی کا کام دے۔

پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں یہ ساری حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے موت وحیات کا سلسلہ جاری کیا تا وہ یہ دیکھے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال بجالاتا ہے اور کون نہیں۔ اور وہ غالب اور بخشنے والا خُدا ہے جس نے تمہارے سروں پر سات بلندیوں کو ترتیب کے ساتھ پیدا کیا۔ اے انسان! کیا تُو رحمٰن کی مخلوق میں کوئی نقص پاتا ہے؟ اپنی نظر کو چاروں طرف دوڑا اور پھر بتا کہ کیا تجھے کوئی فتور نظر آتا ہے؟ اور پھر دوبارہ سہ بارہ نظر کو چکر دے مگر یاد رکھ کہ تیری نظر تیری طرف ہر دفعہ ذلیل وماندہ ہو کر لوٹے گی اور خدا کی خلق میں کوئی رخنہ نہ دریافت کرسکے گی۔

کیا یہ ساری باتیں تجھے خدا کی طرف راستہ نہیں دکھاتیں؟

ہلاک ہو گیا انسان! وہ کیسا ناشکر گذار ہے۔

یہ آیاتِ قرآنی جو قرآن شریف کے مختلف حصوں سے لی گئی ہیں جس فصاحت وبلاغت کے ساتھ کائناتِ خلق اور نظامِ عالم کی طرف توجہ دلا کر ہستیٔ باری تعالیٰ کا نشان دے رہی ہیں وہ محتاجِ تفسیر نہیں۔ واقعی ایک غور کرنے والی طبیعت کے لئے دُنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کر رہی ہے اور انسان جس قدر بھی نظامِ عالم اور خواصِ اشیاء کے مطالعہ میں ترقی کرتا ہے اس کے لئے یہ اشارہ زیادہ واضح اور زیادہ معیّن صورت اختیار کرتا جاتا ہے۔ دُنیا کی ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز کو لے لو اور پھر اس پر غور کرو۔ تم دیکھو گے کہ وہ حقیر چیز ایک ایسے عظیم الشان اور حکیمانہ قانون کے ماتحت کام کر رہی ہے اور اس میں ایک ایسی ترتیب اور علّتِ غائی نظر آتی ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے اور اس کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی انسانی دماغ کے لئے لاینحل عقدہ پیش کرتا ہے۔

(ہمارا خدا۔ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ۔ صفحہ 60 تا 64)

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جانوروں کے لئے رحمت

جانور بھی خدا کی مخلوق ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں سے بھی رحم اور شفقت کے بہترین نمونے دکھائے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔

بلبلاتا اونٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ ﷺ نے شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ پُر سکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نے بتایا کہ میرا اونٹ ہے۔ فرمایا اس اونٹ نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور طاقت سے بڑھ کر کام لیتے ہو۔ خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے۔ اس کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔

(سنن ابو داؤد: کتاب الجہاد باب مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم)

خدا سے ڈرو

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر کے ساتھ لگ چکا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا ان بے زبان جانوروں کے متعلق خدا سے ڈرو۔ ان پر سواری بھی اس وقت کرو جب یہ صحت مند ہوں اور ان کا گوشت تب کھاؤ جب یہ صحت مند ہوں۔

(سنن ابو داؤد: کتاب الجہاد باب مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم)

نرمی اختیار کرو

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن مَیں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوئی جو اڑیل تھا اور مجھے تنگ کر رہا تھا تو میں نے اسے اِدھر اُدھر دوڑانا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا نرمی اختیار کرو۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فی فضل الرفق)

بچے واپس رکھ دو

ایک صحابی حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ

ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھائے تو چڑیا ہمارے قریب آکر اڑنے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الادب باب قتل الذر)

انڈہ رکھ دو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ راستے میں ایک جگہ ایک پرندے نے انڈہ دیا ہوا تھا۔ ایک شخص نے وہ انڈا اٹھا لیا۔ پرندہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اضطراب اور تکلیف کے ساتھ اڑنا شروع کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کس نے اس کا انڈہ چھین کر تکلیف پہنچائی ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کا انڈہ اٹھا لیا ہے۔ فرمایا: اس پر رحم کرو اور انڈہ وہیں رکھ دو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(ماخوذ از شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ مرتبہ عبد السمیع خان۔ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

☆...☆...☆
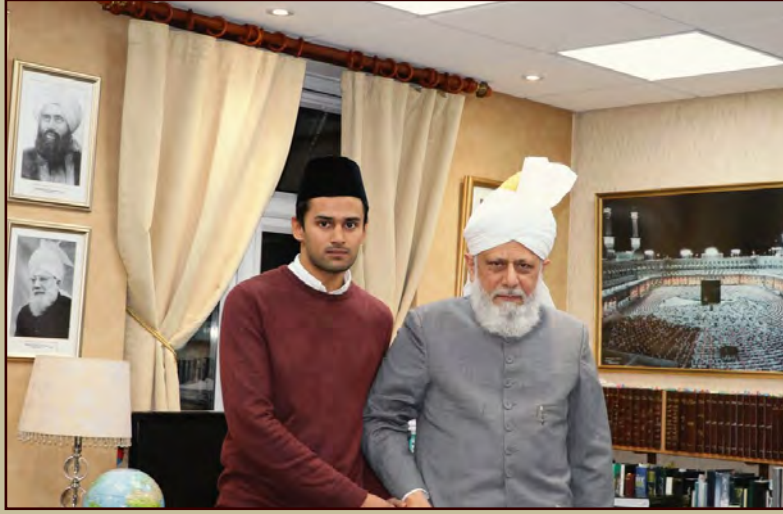
بیلجیئم کے ایک واقفِ نَو زید طارق صاحب کا انٹرویو

1۔ آپ کا نام، تاریخ پیدائش، پیدائش کا مقام وغیرہ مختصر بتائیں کہ آپ کی تعلیم کیا ہے؟

خاکسار کا نام زید طارق ہے۔ میری پیدائش 12 دسمبر 1992ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ میرے تعلیمی دَور کا آغاز بھی پاکستان میں ہوا لیکن 1997ء میں میری فیملی بیلجیئم منتقل ہو گئی۔ بیلجیئم میں مَیں نے A Level کے مترادف تعلیم حاصل کی ہے۔ خاکسار کا رجحان ڈیزائننگ میں ہے اس لئے گرافک ڈیزائننگ Grafic Designing میں مہارت حاصل کی۔

2۔ آپ واقفِ نَو ہیں۔ زندگی وقف کرنے میں کس چیز نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا؟

خاکسار کی پیدائش کے چند ماہ بعد میری والدہ محترمہ نے ایک خواب دیکھا کہ انہوں میری قربانی کر کے لوگوں میں تقسیم کر دی ہے۔ اِس خواب کا ذکر میرے والد محترم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں بذریعہ خط کیا۔ حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب موصول ہوا کہ اس بچے کو خدا کی راہ میں وقف کر دیں اور وقفِ نو میں شامل کر دیں۔ بڑے ہو کر میرے اندر خود یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دوں اور پھر اس ارادہ کے ساتھ میں نے گرافک ڈیزائننگ کی تعلیم بھی حاصل کی جس کی جماعت کو ضرورت تھی اور میرا بھی یہ شوق تھا۔ اس لئے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خط بھجوایا کہ خاکسار اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔

3۔ آج کل آپ کس رنگ میں جماعت کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں؟

جنوری 2019ء سے مجھے باقاعدہ طور پر بطور واقفِ زندگی جماعت بیلجیئم میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ میں ایم ٹی اے بیلجیئم کے علاوہ وقفِ نَو کے مرکزی رسالہ ”اسماعیل“ کے انگریزی حصہ کو ڈیزائن کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔ ایم ٹی اے بیلجیئم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک بھر میں جماعت کے پروگرامز کی کوریج کرنے اور اس کی خبر تیار کروانے پر میں کام کرتا ہوں نیز دیگر پروگرامز کی ریکارڈنگ اور اُن کے لئے ڈیزائن تیار کرنے کی بھی توفیق مل رہی ہے۔ حال ہی میں ایک دستاویزی فلم یعنی ڈاکومنٹری بھی تیار کی ہے جو فرنچ زبان میں ہے۔ بیلجیئم میں فلیمش کے علاوہ فرنچ بھی بولی جاتی ہے۔ مکرم امیر صاحب بیلجیئم کی رہنمائی میں بعض اَور دفتری امور کی انجام دہی کی بھی توفیق مل رہی ہے۔

4۔ آپ کی روز مرّہ کی مصروفیات کیا ہیں؟

میرا آفس بیلجیئم کے مرکز بیت الاسلام برسلز میں ہے اس لئے خاکسار اسی شہر کا رہائشی ہے۔ ہفتہ میں چھ دن خدمت کرتا ہوں اور ایک دن دفتر سے چھٹی ہوتی ہے۔

5۔ وقفِ زندگی کی حیثیت سے آپ کو کبھی ملک سے باہر جانے کی سعادت نصیب ہوئی؟

خاکسار نے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں خط ارسال کیا تو امیر صاحب بیلجیئم نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے لندن میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل میں تربیت حاصل کرنے کے لئے بھجوا دیا جائے۔اس طرح خاکسار ایم ٹی اے انٹرنیشنل لندن میں خدمت کرتا رہا۔خاکسار کو documentary بنانے کی توفیق ملی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور مختلف کلاسز میں کیمرے پر اور کنٹرول رووم (control room) میں بھی کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔علاوہ ازیں خاکسار کو وقفِ نو مرکزیہ، اسماعیل میگزین، مریم میگزین، نصاب وقفِ نو، اُردو قاعدہ، مختلف بینرز اور دیگر ڈیزائنز تیار کرنے کا موقع ملا۔

6۔ آپ اپنی فیملی کو کتنا وقت دیتے ہیں اور آپ اپنی صحت کا کس طرح خیال رکھتے ہیں؟

چھٹی کے دن اگر وقت ملے تو میں اپنے والدین سے ملنے جاتا ہوں اور صحت کو برقرار رکھنے کے لئے میں کوشش کرتا ہوں کہ صحت افزا غذائیں اور پھل کا استعمال زیادہ سے زیادہ کروں نیز روز صبح کے وقت ورزش کروں تاکہ کام کرتے وقت میں جلدی نہ تھکوں اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنوں۔میرا ذاتی تجربہ ہے کہ باقاعدگی سے ورزش کرنے سے زیادہ کام ہو جاتا ہے۔

7۔ کیا آپ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی ہے؟

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی لندن قیام کے دوران کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں جن میں حضور انور نے خاکسار کے کاموں کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

8۔ زندگی وقف کرنے والوں کو آپ کیا نصیحت کریں گے؟

زندگی وقف کرنا ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ آج کل کے دَور میں جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے اس سے دُور رہنے کے لئے زندگی وقف کر دینی چاہئے۔وقف میں دل مطمئن رہتا ہے اور سکون نصیب ہوتا ہے۔کیونکہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت کر رہا ہوتا ہے۔بظاہر وسائل بہت کم نظر آتے ہیں لیکن اِن وسائل میں بھی بہت برکت ہے۔واقفینِ نَو کو اپنا وقف نبھانا چاہئے۔

9۔ آپ جس خدمت پر مامور ہیں اس کی جماعتی اہمیت سے ہمیں آگاہ کریں۔

آج کل ڈیزائنرز کی بہت ضرورت ہے۔ جماعتی پروگراموں میں جو بینرز تیار ہوتے ہیں، کتابوں اور رسالوں کے جو کورز تیار ہوتے ہیں، ایم ٹی اے پروگرامز میں جو ڈیزائنز نظر آتے ہیں ان سب کو تیار کرنے کے لئے ڈیزائننگ کا آنا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کاموں میں وسعت پیدا ہو رہی ہے اسی لئے ہر کام کے لئے ماہرین کی بھی زیادہ ضرورت ہے۔

10۔ اَور کوئی بات جو آپ ہم سے شیئر کرنا چاہتے ہیں؟

میری نصیحت یہ ہے کہ کوئی بھی کام ہو اسے ایمانداری سے ادا کریں۔ دوسروں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ خود اچھا کام کرنے کی کوشش کریں۔

☆...☆...☆

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ۔ (المدثر:51)
گویا وہ بِدکے ہوئے گدھے ہوں۔

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ۔ (الشعراء:33)
تب اس نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ صاف صاف دکھائی دینے والا اژدھا بن گیا۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔ (الغاشیة:18)
کیا وہ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟

یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ (القارعة:05)
جس دن لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ہو جائیں گے۔

ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ۔ (الانعام:144) (اللہ نے) آٹھ جوڑے بنائے ہیں۔ بھیڑوں میں سے دو اور بکریوں میں سے دو۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ۔ (الاعراف:134) پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دَل بھی اور جوئیں

وَّاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ (الفیل:04)
اور اُن پر غول در غول پرندے (نہیں) بھیجے؟

کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ (الجمعة:06)
گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا۔ (الحج:74) یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ۔ (الانفال:61) اور جہاں تک تمہیں توفیق ہو اُن کے لئے تیاری رکھو، کچھ قوت جمع کرکے اور کچھ سرحدوں پر گھوڑے باندھ کر۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ۔ (ص:24) یقیناً یہ میرا بھائی ہے۔ اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میری صرف ایک دُنبی ہے۔

فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ۔ (الاعراف:177) پس اس کی مثال کُتّے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر ہاتھ اٹھائے تو ہانپتے ہوئے زبان نکال دے گا۔

قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ۔ (الاعراف:177) وہ بول اُٹھا وائے حسرت! کیا میں اس بات سے بھی عاجز آ گیا کہ اس کوّے جیسا ہی ہو جاتا۔

وہ حیوانات اور حشرات جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً۔ (البقرۃ:27) اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے **مچھر** کی

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً۔ (البقرۃ:68) یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک (امتیاز رکھنے والی) **گائے** کو ذبح کرو

وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً۔ (النحل:09) اور گھوڑے اور **خچر** اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سواری کرو اور (وہ) بطور زینت (بھی) ہوں۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ۔ (الاعراف:167) جب پھر بھی انہوں نے اس امر میں نافرمانی کی جس سے ان کو روکا گیا تھا تو ہم نے اُنہیں کہا تم ذلیل **بندر** بن جاؤ۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ۔ (المائدۃ:04) تم پر مُردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور **سؤر** کا گوشت

كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ۔ (القمر:08) گویا وہ (ہر طرف) منتشر **ٹڈیاں** ہیں

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ۔ (الاعراف:134) پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈی دَل بھی اور جوئیں اور **مینڈک**...

وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ۔ (النمل:21) اور اس نے ایک بلند خیال انسان کو غائب پایا تو اس نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں **ہُدہُد** کو نہیں دیکھ رہا۔

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ۔ (النحل:69) اور تیرے ربّ نے **شہد کی مکھی** کی طرف وحی کی

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ۔ (المدثر:52) **شیر ببر** سے (ڈر کر) دوڑ رہے ہوں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ (الفیل:02) کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرے ربّ نے **ہاتھی** والوں سے کیا سلوک کیا؟۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ۔ (الصّٰفّٰت:143) پس **مچھلی** نے اسے نگل لیا جب کہ وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہا تھا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ۔ (العنکبوت:42) اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اَور دوست بنائے **مکڑی** کی طرح ہے

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ۔ (یوسف:15) انہوں نے کہا اگر اسے **بھیڑیا** کھا جائے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ۔ (النمل:19) یہاں تک کہ جب وہ **نَمل** کی وادی پر پہنچے۔ (نمل چیونٹی کو کہتے ہیں۔ناقل)

وقفِ نَو مرکزیہ یوکے کے زیر اہتمام
سیکرٹریان وقف نو کے پہلے بین الاقوامی ریفریشر کورس کا بابرکت و کامیاب انعقاد

رپورٹ: سعید الدین احمد۔لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو مرکزیہ (یوکے) کو اپنا پہلا انٹرنیشنل وقف نو ریفریشر کورس مورخہ 6تا8 دسمبر 2019ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر دنیا کے ایسے ممالک کے سیکرٹریان وقف نو اور نمائندگان کو شمولیت کے لئے بلایا گیا جن کے ممالک میں واقفین نو کی تعداد زیادہ ہے۔ چنانچہ 35 نیشنل سیکرٹریان و نمائندگان کے نام موصول ہوئے اور 30 ممالک کی اس ریفریشر کورس میں شمولیت ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ تاریخوں پر یہ ریفریشر کورس ایوان مسرور، اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوا۔ تمام حاضرین کے قیام کا انتظام حدیقۃ المہدی میں موجود گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تاکہ حاضرین زیادہ سے زیادہ وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قرب میں گزار سکیں اور حضور انور کی اقتدا میں نمازیں بھی ادا کر سکیں۔

شاملین ریفریشر کورس کو اُن کی آمد پر رجسٹریشن کے بعد وقف نو مرکزیہ کی طرف سے ایک BADGE پیش کیا گیا۔

جمعۃ المبارک شام سوا پانچ بجے پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم لقمان احمد کشور صاحب (انچارج وقف نو مرکزیہ) کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت مکرم نور الدین Okubena صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کو ملی۔ بعد ازاں مکرم انچارج صاحب وقف نو مرکزیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پیش کیں اور توجہ دلائی کہ خود ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے واقفین نو کی رہنمائی اور نگرانی کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے تاکہ واقفین نو جماعت احمدیہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔

اس کے بعد سیکرٹریان و نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس مجلس سوال جواب کے بعد پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرے روز مورخہ 7 دسمبر 2019ء کارروائی کے آغاز سے قبل ایوان مسرور میں ہی ناشتہ کا انتظام تھا۔ صبح سوا دس بجے کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کی سعادت مکرم سیّد عطاء الواحد رضوی صاحب سیکرٹری وقف نو رشیا کو ملی۔ پروگرام کے مطابق پہلی تقریر مکرم انس رانا صاحب (واقف نو) کی کیریئر کے انتخاب اور Counselling کے حوالہ سے تھی۔ بعدزاں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیمتی و زرّیں نصائح پڑھ کر سنائیں جو خاص طور پر واقفین نَو کی ٹریننگ کے بارہ میں تھیں۔ اس کے بعد وقف نو مرکزیہ کے تحت شائع ہونے والا رسالہ "اسماعیل" کے اردو ایڈیٹر مکرم فرخ راحیل صاحب اور انگلش ایڈیٹر مکرم قاصد معین صاحب نے اسماعیل میگزین کے تعارف، اس کے حصول کا طریقہ اور اسماعیل کی تیاری کے سلسلہ میں دیگر اہم امور سے آگاہ کیا۔ نہوں نے یہ بھی بتایا کہ واقفین نو خواہ وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتے ہوں کس طرح اس رسالہ میں حصّہ ڈال سکتے ہیں اور اپنے مضامین بھجوا سکتے ہیں۔ مکرم اطہر احمد باجوہ صاحب اسسٹنٹ مینیجر مریم میگزین نے اس کے بعد مریم میگزین کی ایڈیٹر اِن چیف مکرمہ زینوبیہ احمد صاحبہ کی طرف سے بھیجا گیا ایک پیغام پڑھ کر سنایا۔

پہلے سیشن کے بعد تمام شاملین نے مسجد مبارک اسلام آباد میں نماز ظہر و عصر ادا کیں اور پھر کھانا پیش کیا گیا۔

دوپہر دو بج کر تیس منٹ پر مکرم عبدالودود صاحب انچارج IT مرکزیہ اور مکرم وقار احمد صاحب انچارج ڈیٹا بیس ڈیولپر (Database Developer) وقف نو مرکزیہ نے Presentations پیش کیں اور شاملین کی طرف سے پوچھے گئے آئی ٹی سے متعلقہ سوالات کے جواب دیئے۔

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مکرم عابد وحید خان صاحب، انچارج پریس اینڈ میڈیا کے ساتھ ایک نشست تھی جس میں اُنہوں نے اپنی ڈائری میں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقعات سنائے اور سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اسی نشست کے اختتام پر وقف نو مرکزیہ کی طرف سے ایک گفٹ بیگ (Gift Bag) بھی تمام شاملین کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں وقف نو مرکزیہ کے رسالے، قلم اور ایک کارڈ بھی شامل تھا جس پر سیکرٹری وقف نو کا نام درج

تھا۔ تمام شاملین نے اس تحفے کو بہت پسند کیا۔

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد اس ریفریشر کورس کا سب سے اہم پروگرام شروع ہوا جس کی تیاری میں شعبہ وقف نو مرکزیہ کے علاوہ، ایم ٹی اے انٹرنیشنل، شعبہ ضیافت، خدام وغیرہ نے بھرپور انتظامات کئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے کے کچھ دیر بعد ایوان مسرور میں رونق افروز ہوئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم نور الدین Okubena صاحب کو تلاوت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں انچارج صاحب وقف نو مرکزیہ نے ریفریشر کورس کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز اور روح پرور خطاب فرمایا اور پھر دعا کرائی۔ اس خطاب کا مکمل اردو ترجمہ اسی شمارہ کی زینت ہے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد تمام شاملین کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ عشائیہ تھا۔ آخر پر بعد ریفریشر کورس کے شاملین اور وقف نو مرکزیہ کی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ ایک گروپ فوٹو کی سعادت حاصل کی۔ پروگرام کے آخری دن 8 دسمبر 2019ء کو شاملین کو فارنہم (Farnham) اور لندن میں جماعتی دفاتر، مسجد فضل لندن اور بیت الفتوح کا دورہ کروایا گیا۔ تمام شاملین نے اس ریفریشر کورس کو انتہائی مفید پایا۔ اللہ تعالیٰ اس ریفریشر کورس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور تمام واقفین نو کو اپنا وقف حقیقی رنگ میں ادا کرنے والا بنائے۔ آمین۔

احمدی ڈاکٹرز اور حقیقی قربانی کی ضرورت

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 30نومبر 2019ء بروز ہفتہ بمقام مسرور ہال، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یُوکے)

ترجمہ: سیّد احسان احمد

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے ایک مرتبہ پھر اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کر رہی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ دوران سال بہت سے مفید منصوبوں پر کام ہوا ہے اور بہت سی کوششیں کی گئی ہیں۔ جیسا کہ آپ کی رپورٹ ظاہر کر رہی ہے کہ آپ نے ربوہ میں بعض ڈاکٹرز کو ٹریننگ دی ہے جو امراض نسواں (Gynaecology) کے شعبہ میں اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں بھی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں آپریشن تھیٹر (Operation theatre) کے لئے میڈیکل سامان اور گُردوں میں پتھری ختم کرنے کے لئے Lithotripsy Machine بھی آپ نے بھجوائی ہے۔ امسال میڈیکل ایسوسی ایشن یا ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ یوکے سے کُل 36/احمدی ڈاکٹرز نے وقف عارضی کے لئے سفر اختیار کیا اور پاکستان، ملائیشیا، گوئٹے مالا، گھانا اور گیمبیا وغیرہ میں خدمت کی۔

چند سال قبل احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن نے آئیوری کوسٹ میں ہسپتال تعمیر کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی تھی لیکن اس پر اٹھنے والی لاگت آپ کی استطاعت سے زیادہ تھی چنانچہ اب ہیومینٹی فرسٹ نے اس منصوبہ کی ذمہ داری لے لی ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ میڈیکل ایسوسی ایشن نے یہ منصوبہ ہیومینٹی فرسٹ کے حوالہ کیا بلکہ یہ منصوبہ آپ کی استطاعت سے باہر تھا۔ اس لئے یہ میڈیکل ایسوسی ایشن سے لے کر ہیومینٹی فرسٹ کو دیا گیا۔

بہرحال گو کہ یہ ہسپتال اب میڈیکل ایسوسی ایشن کے تحت نہیں تعمیر ہو رہا لیکن پھر بھی آپ کو اس پراجیکٹ کے لئے جس حد تک ممکن ہو مالی امداد کے ذریعہ اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔

مزید برآں آپ کی پچھلی کانفرنس میں مَیں نے آپ کو ہدایت دی تھی کہ شعبہ وقف نو کے ساتھ ملیں اور ایک منصوبہ بنا کر واقفین نو کو طبّ (medicine) کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ترغیب دلائیں، ان کی اس حوالے سے رہنمائی بھی کریں اور وقفِ نو میں میڈیکل کے طلباء اور ڈاکٹرز کی مدد بھی کریں۔ مَیں نے یہ ہدایت دی تھی کہ آپ انہیں Career guidance مہیا کریں اور جماعتی ضروریات کے مطابق انہیں مشورہ دیں کہ وہ کس فیلڈ میں تخصص کریں۔ اسی طرح میں نے یہ بھی ہدایت دی تھی کہ آپ واقفین نو کو متوجہ کریں کہ جب ان کی ضروری ٹریننگ مکمل ہو جائے اور وہ تجربہ حاصل کر لیں تو اپنے مقدس عہد کو پورا کریں جو انہوں نے کیا ہے کہ وہ جماعت کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کریں گے۔

افسوس کہ اس حوالہ سے بہت کم پیش رفت ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں ہمارے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی بہت کمی ہے۔ مثلاً فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بچوں کے امراض کے ڈاکٹرز (paediatricians) کی کمی کی وجہ سے اکثر ہمیں مجبوراً مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں بھیجنا پڑتا ہے۔ اسی طرح امراض نسواں کے ڈاکٹرز کی بھی کمی ہے۔ اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ یوکے سے بچوں کے ماہر ڈاکٹرز اور ماہرین امراض نسواں اور دوسرے ماہرین لمبی مدت کے لئے اپنی خدمات پیش کریں تاکہ وہ اس کمی کو دور کرنے میں مدد کر سکیں۔

ہمارے ڈاکٹرز کے لئے کافی نہیں کہ وہ خدمت کے لئے صرف چند

دن یا دوران سال چند ہفتوں کے لئے سفر اختیار کریں بلکہ قربانی کے لئے ایک دلی جذبہ اور اپنی زندگیوں میں سے وقت نکال کر انسانیت کی خدمت کے لئے ایک حقیقی خواہش کی ضرورت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ سب وہ کام کرنے کے لئے تیار ہیں جو دُور بیٹھ کر کیا جا سکتا ہو یا جس سے آپ کی روز مرہ زندگی پر اثر نہ پڑتا ہو۔ لیکن ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے ڈاکٹرز متواتر لمبے عرصے کے لئے افریقہ اور خاص طور پر پاکستان کے ہسپتالوں میں جا کر خدمت کریں۔

الحمد للہ، بعض ایسے احمدی ڈاکٹرز ہیں جو اس قربانی کے جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں جس قربانی کی ضرورت ہے۔ مثلاً امریکہ میں ایسے ڈاکٹرز ہیں جو باقاعدگی کے ساتھ لمبے عرصے کے لئے پاکستان میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں خدمت کے لئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے علاج کا معیار بہتر ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ڈاکٹر نے وہاں تین سال کام کیا ہے اور وہ امریکہ سے پاکستان منتقل ہو گئے ہیں۔ میں حقیقت میں ان کے قربانی کے جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان پر فضل فرمائے۔

واقفین نَو کے حوالے سے ہمیں خاص طور پر بچوں کے امراض (Paediatric)، امراض نسواں (Gynaecology) اور جنرل سرجری کے شعبوں میں مستقل واقفین کی ضرورت ہے۔ جونہی ان کی میڈیکل ٹریننگ کا عرصہ مکمل ہو جائے انہیں وقف کو نبھاتے ہوئے ایک مصمم ارادے کے ساتھ اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کرنا چاہئے اور افریقہ یا پاکستان میں جماعت کے ہسپتالوں میں خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ورنہ ان کا تحریک وقف نو میں شامل ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ایک بار پھر میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یوکے میں آپ کے ممبرز اور دنیا بھر میں ڈاکٹرز کو جتنا وقت ممکن ہو وقف عارضی کے لئے نکالنا چاہئے جبکہ وقف نو ڈاکٹرز کو ٹریننگ مکمل کرتے ہی کُل وقت کے لئے جماعت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

ان مختصر الفاظ کے بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ افراد جماعت میں خدمت انسانیت کی کونسی مخلصانہ روح دیکھنا چاہتے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''اخلاص اور محبت شعبہ ایمان ہے۔...اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔''

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا ان دلوں کو کہ ان میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ آپ کے لئے بطور مشعل راہ ہونے چاہئیں اور ہمیشہ آپ کے دل و دماغ میں راسخ رہنے چاہئیں۔

یہ الفاظ اس حقیقت کی طرف توجہ دلانے چاہئیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہی آپ کو ایسا علم اور مہارت حاصل ہوئی ہے جس کے ذریعہ سے آپ انسانیت کی ایسے رنگ میں خدمت کر سکتے

ہیں جو دوسرے نہیں کرسکتے۔ اس لئے آپ کو لازماً اپنی مہارت کو انسانیت کی تکلیفوں کو کم کرنے میں صَرف کرنا چاہئے۔ احمدی ڈاکٹرز کو اپنی مہارت صِرف دنیا کمانے یا مہارت کو مزید صیقل کرنے میں صَرف نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اپنی زندگی میں سے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کے لئے قربان کرے اور انسانیت کی خاطر اپنی صلاحیتوں اور ٹریننگ کو بروئے کار لائے۔ صرف تب ہی آپ اپنی استعدادوں کے مطابق حقوق العباد کی بجا آوری کرنے والے ہوں گے اور صرف تب ہی آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جنہوں نے اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو پایا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

آخر پر اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں صرف میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے کے ممبران سے ہی مخاطب نہیں ہونا چاہتا بلکہ دنیا بھر میں احمدی ڈاکٹرز اور میڈیکل کے ماہرین سے بھی مخاطب ہونا چاہتا ہوں۔ آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ انسانیت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اُس علم کو جو آپ نے حاصل کیا ہے اور اپنے ہنر کو استعمال کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا صرف اپنے دنیاوی کیریئر کی طرف توجہ کرنے کی بجائے آپ کو اپنا وقت جماعت کی خاطر قربان کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو انسانیت کی خاطر اپنی استعدادوں کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کی توقعات پر احسن رنگ میں پورا اترنے کی کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر میری دعا ہے کہ ایسے واقفین نَو جو ڈاکٹرز ہیں اس مقدس عہد کو پورا کرنے والے ہوں جو پہلے ان کے والدین نے کیا اور بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو بے نفس ہونے کی روح کے ساتھ اور اپنی بقیہ زندگی انسانیت کی خدمت کے لئے دلی خواہش کے ساتھ خود اس عہد کی تصدیق کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جزا دے جو بے نفس ہو کر دوسروں کی خدمت کرنے کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اس خالص نیت کے ساتھ ایسی خدمات کے لئے پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انسانیت کے دکھوں کو کم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مسلسل کوششوں میں برکت ڈالے اور تمام اعلیٰ مقاصد میں آپ کو کامیاب کرے۔ آمین۔

☆...☆...☆

ڈائنو سارز (Dinosaurs)

مختصر تاریخ

ڈائنو سارز کی ہڈیاں غالباً پہلی دفعہ سینکڑوں سال پہلے ملیں۔ لیکن اُس وقت یہ خیال کیا گیا کہ یہ جنّوں اور بھوتوں کی ہیں۔

پہلا fossil جو کہ ایک بڑے رینگنے والے جانور کے دانتوں کا تھا۔ 1822ء میں Mary Mantell نامی عورت نے دریافت کئے جو انگلستان کی رہائشی تھی۔ اُس کے خاوند ڈاکٹر Gideon Mantell نے ان ہڈیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ثابت کیا کہ یہ ہڈیاں Iguana Lizard کی طرح ہیں لیکن سائز اس سے بہت بڑا ہے۔ 1825ء میں اس نے ان کو Iguanodon Big Reptile کا نام دیا۔ 1824ء میں سب سے پہلے ڈائنو سارز کا نام Megalosaurus رکھا گیا۔ ڈائنو سارز کے لفظی معنی "خوفناک چھپکلی" کے ہیں۔
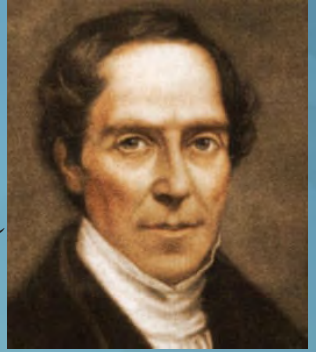
ابھی تک ڈائنو سارز کی ہڈیاں دنیا کے مختلف حصوں سے مل رہی ہیں بعض تو باقاعدہ ماہرین نے اکٹھی کی ہیں لیکن شوق رکھنے والے لوگوں نے دلچسپ دریافتیں کی ہیں۔ 1983ء میں Bill Walker نامی شخص نے نیا ڈائنو سارز دریافت کیا جو Baryonyz کہلاتا ہے۔ ڈائنو سارز کے fossils مٹی اور ریت کی بنی ہوئی چٹانوں میں بکھرے پڑے ہوتے ہیں۔ جن علاقوں سے ڈائنو سارز کے fossils حاصل ہوتے ہیں یا ہو رہے ہیں ان میں جنوب مغربی امریکہ، مشرقی افریقہ، صحرائے گوبی (Gobi) اور چین کے بعض حصّے شامل ہیں۔ ڈائنو سارز اس زمین پر چلنے یا رینگنے والا اب تک کامیاب ترین جانور سمجھا جاتا ہے۔ ڈائنو سارز 65 لاکھ سال پہلے تک موجود تھے۔ اس حوالہ سے BBC Urdu کے ایک حالیہ مضمون سے مزید تفصیلات اور معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ اس مضمون میں لکھا ہے کہ "سائنسدانوں کو چھ کروڑ ساٹھ لاکھ برس قبل زمین سے شہابِ

ثاقب کے ٹکراؤ کے نتیجے میں ہونے والی تباہی کے ثبوت ملے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس ٹکراؤ کی وجہ سے ہی دنیا سے ڈائنوسارز ختم ہو گئے تھے۔امریکی ریاست شمالی ڈکوٹا میں کھدائی کے دوران مچھلیوں اور درختوں کے فوسل دریافت کئے گئے ہیں جن پر وہ چٹانی اور شیشے کے ذرات موجود ہیں جو آسمان سے برسے تھے۔...یونیورسٹی آف کنساس سے تعلق رکھنے والے رابرٹ ڈیپاما اور ان کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ کھدائی کا مقام تانس نامی جگہ پر ہے اور اس سے ان واقعات کی شاندار جھلک ملتی ہے جو شہابِ ثاقب کے زمین سے ٹکراؤ کے اندازاً دس منٹ سے چند گھنٹوں کے دوران رونما ہوئے ہوں گے۔ان کے مطابق جب 12 کلومیٹر چوڑا شہابیہ اس مقام پر گرا جہاں آج خلیج میکسیکو ہے تو اس سے اربوں ٹن پگھلی ہوئی چٹانیں ہر سمت میں اڑی ہوں گی اور یہ ملبہ ہزاروں کلومیٹر کے فاصلے تک گیا ہو گا۔ تانس کے مقام پر موجود فوسل اس وقت کی نشانی ہے جب یہ ملبہ اچھلنے کے بعد دوبارہ گرا اور اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیتا گیا۔ مچھلیوں کے فوسل میں یہ ملبہ ان کے گلپھڑوں میں ملا جو ممکنہ طور پر سانس لینے کے عمل کے دوران ان کے جسم میں آیا ہو گا۔اس کے علاوہ درختوں کے رکاز میں بھی اس ملبے کے ذرات ملے ہیں۔ ارضیاتی کیمیا کے ماہرین نے ان ذرات کا تعلق خلیج میکسیکو میں چکسولب کہے جانے والے مقام سے جوڑا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ ملبہ چھ کروڑ 57 لاکھ 60 ہزار برس قدیم ہے۔"

https://www.bbc.com/urdu/science-47783039

زمین پر ڈائنو سارز سے پہلے دودھ دینے والے جانور موجود تھے۔لیکن ڈائنوسارز کے دور میں یہ نشوونما نہ پاسکے اور ان کی تعداد کم رہی۔ یہ زیادہ تر چھوٹے جانوروں کو کھاتے جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ۔ ڈائنوسارز کے زوال کے بعد چند لاکھ سال میں دودھ دینے والے جانور بہت زیادہ تعداد میں بڑھے جن میں پودے کھانے والے اور گھاس کھانے والے جانور شامل تھے۔ مثلاً شُتر مرغ، ہاتھی، اونٹ اور گھوڑے وغیرہ۔

ڈائنوسارز کی اقسام

Archaeopteryx ڈائنوسارز کا fossil بہت اچھی طرح جانا جاتا ہے اور خیال ہے کہ رینگنے والے جانوروں اور پرندوں کے درمیان یہ وہ گم شدہ کڑی ہے جس کی تحقیق سے نئے زاویے سامنے آئیں گے کیونکہ اس ڈائنوسار کے بھی پرندوں کی طرح پَر تھے۔ لیکن اس کا ڈھانچہ بالکل اسی طرح کا ہے جیسا کہ چھوٹے گوشت خور بھاگنے والے ڈائنوسارز کا ہے جسکا نام Compsognathus ہے۔

Archaeopteryx ڈائنوسارز کے بازوؤں اور دُم پر پَر تھے اور یہ آہستہ آہستہ اُڑ سکتا تھا۔ اس کے پَر اور کندھوں کی خاص ہڈی کی ساخت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ پرندے کی کوئی قسم تھی جس

کی بناوٹ آجکل کے پرندوں کی طرح کی تھی۔ رینگنے والے جانوروں کی طرح اس کے چھوٹے چھوٹے دانت تھے اور لمبی ہڈیوں والی دُم تھی۔

ڈائنوسارز کو اُن کی ساخت کے لحاظ سے مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سب سے بڑا ڈائنوسارز Sauropods کی قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کا مطلب "رینگنے والے پاؤں" کیا جاتا ہے۔ Sauropods کی گردن اور دُم لمبی ہوتی ہے اور یہ چاروں پاؤں پر چلتے ہیں لیکن ان کی سامنے والی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔ پچھلی ٹانگوں کی نسبت ان کے کندھے ان کی hips سے اونچے ہوتے ہیں۔ ان کا سَر زمین سے 13 میٹر اُوپر اُٹھ سکتا ہے۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ Brachiosaurus سب سے بڑا ڈائنوسارز ہے۔ لیکن 1972ء اور 1979ء میں اس سے بڑے جانور کی ہڈیاں ملی ہیں۔ سب سے پہلا جانور جو ڈائنوسارس کی حیثیت سے شناخت

کیا گیا تقریباً 225 لاکھ سال پہلے موجود تھا۔ ڈائنوسارز کی ابتدا ایک چھوٹے سے ایک میٹر جانور سے شروع ہوئی جو پچھلی ٹانگوں پر دوڑتا تھا۔ Prolompsogmathus ان میں سے ایک تھا یہ چھوٹے جانور کھاتا تھا۔

Plateosaulus پہلا بڑا ڈائنوسارز تھا جو کہ 6 میٹر لمبا تھا اور پودے کھاتا تھا۔

ابتدائی ڈائنوسارز پہلے جانور تھے جن کی ٹانگیں جسم کے نیچے تھیں۔ اس قسم کی بناوٹ دوڑنے میں بہترین مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس سے تیزی سے شکار پکڑنے میں مدد ملتی ہے۔ اور دشمنوں سے بچاؤ میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ چیز اُن کو دوسرے جانوروں پر فوقیت دیتی تھی۔

ڈائنوسارز گوشت خور یا سبزہ کھانے والے تھے۔ ان دو اقسام کے ڈائنوسارز کے دانت بھی مختلف قسم کے تھے۔ ہر دو صورتوں میں ان کے منہ دانتوں سے بھرے ہوئے تھے۔

Heterodontosaurus ڈائنوسارز اور اس سے ملتے جلتے پودے کھانے والے جانور صرف ایک سے دو میٹر لمبے تھے۔ ان کے سامنے والے دانت تیز، شکاری جانور کی طرح بڑے دانت تھے اور پچھلی طرف چبانے والے دانت تھے۔

100 سال پہلے جنوبی جرمنی میں گوشت کھانے والے نوجوان ڈائنوسارز کا ایک مکمل نمونہ ملا ہے۔ اس کی خاص بات یہ تھی کہ سائز میں وہ صرف 70cm لمبائی کا تھا جس میں زیادہ تر دُم نمایاں ہے۔ یہ مرغی کی جسامت کا جانور ہے اور Compsgnathus کہلاتا ہے۔ اسی طرح کے چند ایک نمونے فرانس سے بھی ملے ہیں یہ اس سے تین گنا زیادہ لمبے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ چھوٹے ڈائنوسارز کیا کھاتے تھے جبکہ اس وقت کیڑے مکوڑے، چھوٹے دودھ دینے والے جانور اور رینگنے والے جانور موجود تھے۔ Compsongnathus تیز بھاگ سکتا تھا اور تیزی سے شکار کر سکتا تھا۔ اس کے ڈھانچے میں سے ایک چھپکلی ملی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی آخری خوراک کیا تھی۔ چنانچہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ ڈائنوسارز گوشت خور تھا۔

(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

مسجد بیت النور Nunspeet، ہالینڈ میں واقفینِ نَو اطفال و خدام کی امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

منعقدہ 9/ اکتوبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک

(قسط نمبر 2۔ آخر)

☆...ایک واقفِ نَو خادم نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد جو خلافتِ راشدہ قائم ہوئی تھی، وہ حضرت علیؓ کے بعد رُک گئی تھی تو اس کی کیا وجہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں اِکائی نہیں رہی تھی۔ وحدت نہیں رہی تھی اور فساد پیدا ہو گیا تھا۔ منافقین کا زور ہو گیا تھا۔ اور یہ کچھ ہونا تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے اسی میں یہ ذکر ہے کہ پہلے نبوت ہو گی، پھر خلافت ہو گی، نبوت کے منہاج پر۔ پھر بادشاہت ہو گی، شدت پسند بادشاہت ہو گی پھر ایک لمبا زمانہ اندھیرا زمانہ ہو گا۔ پھر دوبارہ مسیح موعود کے ظہور میں نبوت آئے گی اور پھر خلافت قائم ہو گی علی منہاجِ نبوت۔ اور وہ اسی وقت ہونی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنا تھا۔

خلافتِ راشدہ صرف 30 سال رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ 30 سال ایسا عرصہ تو نہیں ہے کہ ایک بہت لمبا عرصہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ سارے نظام کو تیس سال سے آگے نہیں چلانا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مزید 30 سال کی عمر دے سکتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی 63 سال عمر تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہونا اور پھر تیس سال تک رہنا اس سے اللہ تعالیٰ نے بتانا تھا کہ یہ سب کچھ ہو گا۔ اور پھر دوبارہ اسلام کا احیاء ہو گا اور ان سب حالات کے باوجود جو شریعت ہے جو کتاب ہے قرآن کریم ہے وہ تو اپنی اصلی حالت میں قائم رہے گا۔ قرآن کریم کے اب تک محفوظ چلے آنے کے بڑے معجزات ہیں۔ ایک تو یہی معجزہ ہے کہ جب تک قرآنِ کریم پورا نازل نہیں ہو گا شریعت مکمل نہیں ہو گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہیں ہو گا اور کوئی دشمن قرآنِ کریم کو نقصان نہیں پہنچا سکا۔ پھر قرآنِ کریم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم نے محفوظ کر لیا اور اب تک اس حالت میں چلا آرہا ہے۔ پھر حفاظ پیدا ہوتے رہے اور یہ محفوظ رہا۔ مختلف حالتوں میں پرنٹ ہوتا رہا۔ پھر اس کی اصل تعلیم اور حقیقی روشنی دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ پھر آپ کے بعد خلافت کا نظام شروع ہوا۔ تو یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے کہ جس طرح آپ نے بیان کیا تھا کہ نبوت ہو گی، خلافت ہو گی، ملوکیت ہو گی، بادشاہت ہو گی، اندھیرا زمانہ ہو گا، پھر خلافت ہو گی۔ وہی پوری ہو رہی ہے۔ تو اس پر اعتراض کیا ہے۔ باقی یہ کہ کیوں اتنی جلدی ختم ہو گئی تو اس کی کچھ وجوہات تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ سے جو فتنہ اٹھا تھا اور مسلمانوں میں اکائی نہیں رہی، وحدت نہیں رہی تھی۔ صحابہ کو تو ہم الزام نہیں دے سکتے، لیکن بہر حال فتنہ اٹھتا رہا اور اس کی وجہ سے پھر دو گروپ بن گئے اور آپس میں لڑائیاں بھی شروع ہو گئیں۔ جب آپس میں لڑائیاں پھوٹ پڑیں تو وہیں برکت اٹھ گئی۔ پھر ultimately یہی ہونا تھا۔ لیکن پھر بھی الزام نہیں دے سکتے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے 'اسلام میں اختلافات کا آغاز'۔ وہ پڑھو اس میں ساری چیزوں کا جواب مل جائے گا۔

☆...ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ ایک عرصہ ہوا ہے میں نے دو تین جگہوں پر aliens کے متعلق ایک تحریر پڑھی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ aliens زمین کا visit کر چکے ہیں۔ اس بارہ میں میرا سوال یہ ہے کہ اسلام ہماری اس بارہ میں کیا رہنمائی کرتا ہے کہ کسی اور مخلوق کے وجود ہیں یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک مخلوق کا تعلق ہے تو مخلوق کسی اور planet میں بھی ہو

مسجد بیت النور Nunspeet۔ جہاں یہ وقفِ نو کلاس منعقد ہوئی

سکتی ہے۔ Universe تو بے تحاشا ہیں۔ کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے زندگی رکھی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارہ میں لکھا ہے کہ سیاروں میں بھی زندگی ہوسکتی ہے۔ باقی یہ رہا کہ visit کر چکے ہیں۔ یہ تو انہوں نے science fiction کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ سائنس ناول اور فلمیں بنائی ہوئی ہیں۔ زندگی تو ہو سکتی ہے ہو۔

☆...ایک طفل نے سوال کیا کہ ہم احمدی مسلمان کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم پیدائشی احمدی ہو تمہارے ابا امّاں احمدی ہوئے تھے۔ یا پہلے ان کے ابّا امّاں احمدی ہوئے تھے۔ تمہیں نہیں پتہ؟ تم تو اس لئے احمدی ہو یا تمہارے ابا احمدی تھے۔ یا تمہارے دادا احمدی تھے۔ اس لئے احمدی ہو۔ تم کتنے سال کے ہو گئے ہو؟

بچے نے جواباً عرض کیا کہ 6 سال کا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی تو تم اس لئے احمدی ہو کیونکہ تمہارے امّی ابّا احمدی ہیں۔ لیکن جب تم تھوڑے سے بڑے ہو جاؤ گے تو پھر تم سوچنا کہ تم کیوں احمدی ہو۔ پھر پڑھنا کہ احمدیت کیا ہے۔ پھر تمہیں احمدیت کی اچھی اچھی باتیں نظر آئیں گی اور تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں کیوں احمدی ہوں۔

☆...ایک طفل نے سوال کیا کہ جب آپ مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو پودا کیوں لگاتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماحول کی خوبصورتی کے لئے پودا لگاتے ہیں کہ اِسی بہانے تھوڑا سبزہ ہو جائے گا، greenery ہو جائے گی۔ پودا لگانا لوگ پسند کرتے ہیں۔ یہاں tree plantation ہوتی ہے۔ تم بھی اگر اطفال الاحمدیہ وقارِ عمل کرے تو پودا لگاؤ تو دیکھو اخبار والے آئیں گے اور بڑے خوش ہوں گے کہ بچے پودا لگا رہے ہیں۔ ہماری یہاں سرسبزی ہو جائے گی۔ تو اس لئے لگاتے ہیں پودا کہ مسجد بھی بن رہی ہے، ساتھ درخت بھی لگ جائے تا کہ اللہ تعالیٰ اس پودے کی بھی پرورش کرے اور یہ بڑھتا رہے۔ اور اسی طرح مسجد کی آبادی بھی بڑھتی رہے۔

☆...ایک خادم نے سوال کیا کہ میرا جامعہ احمدیہ میں جانے کا ارادہ ہے۔ تو وہاں کی پڑھائی آسان ہے یا مشکل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت مشکل ہے۔ پڑھ لو گے؟ کونسے جامعہ آنا ہے؟

اس پر خادم نے عرض کیا کہ لندن کے جامعہ میں جانا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بس پھر آجاؤ۔ وہاں پڑھائی آسان ہو جائے گی۔

☆...ایک خادم نے سوال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ سارا کچھ کر سکتا ہے تو پھر فرشتوں کی کیا ضرورت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک team بنائی ہوئی ہے۔ ان کے ذریعہ سے کام کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی آسمان بنایا اس کے بعد بیٹھ کر نگرانی کرتا ہے۔ وہ بادشاہ ہے، وہ مالک ہے، وہ ربّ ہے بیٹھا ہوا ہے اور حکم دے رہا ہے کہ یہ کرو اور وہ کرو، تو اس نے مختلف کاموں کے لئے مختلف فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ تم بھی جب افسر بن جاؤ تو کسی سیٹ پر بیٹھے ہو تو تم خود اٹھ کے جا سکتے ہو اور الماری میں سے paper نکال سکتے ہو۔ لیکن تم اپنے کسی ماتحت کو کہتے ہو کہ جاؤ اور کاغذ نکال لاؤ۔ تمہارے teacher بعض کام خود اٹھ کر کر سکتے ہیں لیکن اپنے سٹوڈنٹ کو کہتے ہیں جاؤ فلاں چیز لے آؤ۔ وہ خدا تعالیٰ مالک ہے۔ جو مرضی چاہے کرے۔ اس لئے اس نے فرشتے رکھے ہوئے ہیں۔ وہ اسی طرح جس طرح سے نوکر ہوتے ہیں۔ تو سمجھو وہ نوکر ہی ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 20/ نومبر 2015ء)

وقف نو میں بہت سی مائیں اپنے بچے پیش کر دیتی ہیں تو پھر ان کی تربیت بھی ان کی ذمہ داری ہے… مردوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور بہت محتاط ہو کر اس مادی دنیا کی چمک دمک میں زندگی بسر کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج کل دنیا بڑی تیزی سے اپنے خدا سے دور جارہی ہے۔ ایک بہت بڑی تعداد نہ صرف دین سے دور جارہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی انکاری ہے اور اس ماحول میں رہتے ہوئے جہاں دنیا کے سامانوں کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے ہمارے میں سے بھی بعض اس ماحول کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ اس میں بڑے بھی شامل ہیں اور بچے بھی اور نوجوان بھی۔ ایسے حالات میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی حالتوں پر توجہ رکھیں۔ اپنے آپ کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور خود اپنے آپ کو بھی ایک کوشش سے خدا تعالیٰ کے قریب تر کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں اور اپنی اولادوں کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں۔ بچوں کے سامنے اپنے ایسے نمونے قائم کریں کہ بچے بڑوں کے نمونوں پر چل کر ان راہوں پر چلیں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی راہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان اور یقین پیدا کرنے والی راہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹ کر دنیا اور آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں۔ جہاں یہ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے قائم کریں اور بہت محتاط ہو کر اس مادی دنیا کی چمک دمک میں زندگی بسر کریں وہاں یہ عورتوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے عورتوں پر ڈالی ہے اگر ہماری عورتیں خدا سے پیار کرنے والی ہیں اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو ان کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے اس ماحول میں بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔

وقف نو میں بہت سی مائیں اپنے بچے پیش کر دیتی ہیں تو پھر ان کی تربیت بھی ان کی ذمہ داری ہے لیکن اگر ہر بچے کی تربیت کی طرف توجہ نہیں اور وقف نو اور غیر وقف نو ہر بچہ پر نظر نہیں تو کسی ایک کی تربیت پر بُرا اثر پڑے گا یا وقف نو کی تربیت صحیح نہیں ہو گی یا غیر واقف نو کی تربیت صحیح نہیں ہو گی اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف وقف نو کا خیال رکھنا ہے یا صرف لڑکوں کا خیال رکھنا ہے یا صرف لڑکیوں کو ہی روک ٹوک کرنی ہے۔ بعض مائیں لڑکوں کی طرف توجہ زیادہ دیتی ہیں یا بعض مائیں ایسی ہیں جو لڑکوں کو لاڈ میں رکھتی ہیں اور لڑکیوں کو روک ٹوک کرتی ہیں۔ ہر صورت میں کوئی نہ کوئی بچہ، اگر یہ اختلاف ہے تربیت میں، اگر کوئی امتیاز رکھا جارہا ہے تو کوئی نہ کوئی بچہ پھر بگڑ جاتا ہے۔ اس ماحول میں تربیت بڑا احساس معاملہ ہے۔ اس لئے بہت سوچ سمجھ کر تربیت کا ہر قدم اٹھانا ہو گا۔ مرد اگر اپنی ذمہ داری صحیح طرح نہیں سنبھال رہے اور ان کے عمل بچوں پر خاص طور پر لڑکوں پر غلط اثر ڈال رہے ہیں تو ان مردوں کو بھی سمجھائیں اپنے خاوندوں کی طرف بھی توجہ کریں۔

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ فرانس 2019ء)